نوحہ

روتے ہیں شاہِ والاؑ روتی ہیں بنتِ زہراؑ ہئے غربتِ رضاؑ پر
پھر آج کربلا میں اور شام میں ہے گریہ ہئے غربتِ رضاؑ پر

ہے قُم کی شاہزادی اور ہیں زباں پہ نالے
بکھرائے بال اپنے نوحہ کناں ہے بہنا ہئے غربتِ رضاؑ پر

پردیس کو چلے جب مولا رضاؑ تو روئے
جس دم وطن کو چھوڑا ویران تھا مدینہ ہئے غربتِ رضاؑ پر

زہرِ ستم سے مارا مظلوم و بے وطن کو
افسوس ظالموں کو ہرگز ترس نہ آیا ہئے غربتِ رضاؑ پر

پرسہ قبول کیجے مولا اے موسیٰ کاظمؑ
آنسو بہاتے ہم بھی دینے کو آئے پرسہ ہئے غربتِ رضاؑ پر

تابوت اٹھ رہا ہے کاندھوں پہ مومنوں کے
گریہ ہُوا ہے برپہ ماتم ہُوا ہے برپا ہئے غربتِ رضاؑ پر

ہر شام رو رہی ہے بھائی کو ایک خواہر
ہر شام ہی بپا ہے قُم کی فضا میں نوحہ ہئے غربتِ رضاؑ پر

میت پہ اِس پسر کی فریادِ سیدہؑ تھی
یثرب سے آ کے دیکھو میں رو رہی ہوں بابا ہئے غربتِ رضاؑ پر

ماہِ صفر جو آیا یاد آ گئی سکینہؑ
اظہارؔ اُس کے غم میں رویا پھر اور رویا ہئے غربتِ رضاؑ پر

شاعرِ اہلِ بیتؑ علی اظہارؔ